سوال

مجھے ایک معاملہ سمجھنے میں مشکل درپش ہے، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ہر چیز اللہ کے لیے کریں، مثلا اگر میں اپنا وزن کم کرنا چاہوں یا کچھ اگر میں یہ اچھا نظر آنے کے لیے کروں تو کیا یہ نیت غلط ہوگی؟ اور اگر یہ غلط ہے تو صحیح نیت کیا ہے جو مجھے اس طرح کا کام کرتے وقت کرنی چاہیے، جب لوگ کہتے ہیں کہ تمہیں صرف شادی اللہ کے لیے کرنی چاہیے، اور جو کام بھی کرو اللہ کے لیے کرو، اس کا عملی طور پر کیا معنی کیا ہوگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

مسلمان وہ ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کا مطیع اور فرمانبردار ہو اس کے احکام کو تسلیم کرے، اور شریعت کے امر اور نواہی کے تابع ہو کر اس پر عمل کرے، مسلمان اللہ کی عبادت کرتا ہے کیونکہ وہ اس کا خالق و مالک اور عبادت کا مستحق ہے، وہ اللہ تعالی کی عظمت و قیومیت اور وحدانیت پر ایمان رکھتا ہے، اللہ تعالی اس کے دل اور جان کا مالک ہے، اور اس نے اللہ کے لیے اپنی محبت کو اپنی معاش اور معاد کا مقصد بنایا ہے، اور امید رکھی ہے کہ وہ اسے قبول کرتے ہوئے نیک لوگوں میں شامل کریگا

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتایا ہے کہ وہ ایک مستحکم دین ہے جو ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے، جو اللہ کی طرف یکسو تھے، اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے.

آپ فرما دیجئے کہ یقیناً میری نماز میری ساری عبادت میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالصتا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے.

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں الانعام (161-163).

جو کوئی بھی یہ معنی سمجھ لے اور اسے اس کا شعور ہو جائے وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اللہ کے قرب کی نیت رکھتا ہے، چنانچہ جب وہ سوتا ہے اس سے وہ اجر و ثواب کی نیت رکھے، کہ وہ سو اس لیے رہا ہے کہ بیدار ہو کر عبادت کرنے کے لیے راحت حاصل کرے، اور جب کھائے یا پیئے تو اس سے اس کا مقصد اللہ کے حقوق کی ادائیگی کے لیے قوت کا حصول ہوتا ہے، اور جب شادی کرتا ہے تو اسکا مقصد عفت و عصمت کو محفوظ رکھا ہوتا ہے، اور حرام سے اجتناب کر کے حلال میں مشغول رہتا ہے، اور جب اولاد طلب کرتا ہے تو اس کا مقصد نیک و صالح اولاد ہوتا ہے جو زمین میں اللہ کے منہج کو چلائے، اور جب کلام کرتا ہے تو خیر و بھلائی کی بات کرتا ہے، اور جب خاموش رہتا ہے تو شر سے رک کر ایسا کرتا ہے

اپنے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے وہ اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے، اور جب تعلیم حاصل کرتا ہے، اور پڑھتا ہے تو بھی اس میں اجر و ثواب کی نیت رکھتا ہے تو اس طرح سارے اعمال میں اس کا مقصد یہی ہوتا ہے

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"چاہیے کہ وہ وہی مباح کام کرے جو اس کے لیے اطاعت و فرمانبرداری میں مدد و معاون ہوں، اور اس کا اس سے مقصد اطاعت میں معاونت ہو" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (10/460-461).

ایک مسلمان اپنی زندگی اور سارے اعمال کس طرح اللہ کے لیے بنانے کی نیت کر سکتا ہے، جو اختصار کے ساتھ بیان ہوا اور اسے دو چیزوں میں اجمالی طور پر بیان کرنا ممکن ہے :

1- وہ اپنے اعمال میں شریعت کا التزام کرے، نہ تو کوئی واجب اور فرض ترک کرے، اور نہ ہی کسی ممنوعہ امر کا مرتکب ٹھرے

2- وہ اپنے دل احساس رکھے کہ وہ اس عمل کے ذریعہ اجروثواب اور اللہ کے قرب تک کیسے پہنچ سکتا ہے چاہے وہ اصل میں دنیاوی کام ہی ہو.

اور یہ چیز وزن کم کرنے کے متعلق آپ کے مخصوص سوال پر فٹ کیا جا سکتا ہے، چنانچہ جو شخص اپنی صحت کی حفاظت کرنے کے لیے وزن کم کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے واجبات اور فرائض کی بجا آوری اور اللہ کے حقوق کی مکمل طور پر ادائیگی کر سکے، یا اس کا ارادہ بیوی کے لیے خوبصورت بننا ہوتا کہ وہ آپس میں سعادت و مودت اور محبت کی زندگی بسر کر سکیں، یا اس مخلوق کے لیے خوبصورتی اختیار کرنے کا ارادہ ہوتا کہ وہ لوگوں کے درمیان مقبول بن سکے، اور ان سے تعلقات رکھ سکے، تو یہ ایک اچھا اور بہتر مقصد ہے ان شاء اللہ اس پر اسے اجروثواب حاصل ہو گا

اسی طرح اس مباح فعل سے وہ کفار کی مشابہت، یا پھر نوجوان لڑکیوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لیے خوبصورت بنے، یا اس طرح کے دوسرے شیطانی مقاصد تو اس سے وہ سزا اور گناہ کا مستحق ٹھرے گا

اور اسی طرح باقی سارے مباح امور سر انجام دینے والے کو اجروثواب اسی صورت میں حاصل ہو گا جب وہ اس میں خیر و فضل اور اجروثواب کے مقاصد کی نیت کرے

ابن الحاج رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"مباح نیت کے ساتھ مندوب میں منتقل ہو جاتا ہے " انتہی

دیکھیں : المدخل (21/1).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے ان مقربین کے خواص ذکر کیے ہیں اچھی اور بہتر نیت کی وجہ سے جن کے حق میں مباح امور اطاعت و فرمانبرداری اور تقرب میں بدل جاتے ہیں، تو ان کے حق میں مباح تساوی طرفین نہیں ہوتے، بلکہ ان کے اعمال راجح ہیں " انتہی

دیکھیں : مدارج السالکین (107/1).

اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کو فرمایا :

" تم جو بھی نفقہ اور خرچ کرو اور اس سے مقصد اللہ کی رضا ہو تو اس پر تمہیں اجروثواب حاصل ہو گا، حتی کہ جو چیز تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھتے ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (56) صحیح مسلم حدیث نمبر (1628).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیقا کہتے ہیں :

" اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ : جب مباح چیز کے ساتھ اللہ کی رضا کا ارادہ کیا جائے تو وہ اطاعت بن جاتا ہے اور اس پر اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اور اسی چیز پر متنبہ کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" حتی کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو"

کیونکہ انسان کی بیوی دنیاوی حصہ میں سب سے زیادہ خاص چیز اوراس کی مباح شہوات اور جائے پناہ ہے، اورجب وہ اس کے منہ میں لقمہ رکھے توعام طور پر عادتا مباح سے ہنسی و مزاح اوراورلذت حاصل کرنے میں شامل ہوتا ہے، اور یہ چیز اطاعت وفرمانبرداری اوراخروی امور سے سب سے زیادہ بعید ہے، لیکن اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اگر اس لقمہ میں بھی اللہ کی رضا کا مقصد ہو تو اس سے اجروثواب حاصل ہوتا ہے، تو اس حالت کے علاوہ دوسری حالتوں میں جب اللہ کی رضا کا ارادہ ہو تو بالاولی اجروثواب حاصل ہوگا، اوراس ضمن میں یہ بھی آتا ہے کہ انسان جب کوئی ایسا کام اورچیز کرے جو اصل میں مباح ہو، اوراس کا مقصد اللہ کی رضا ہو تو اسے اس پر اجروثواب حاصل ہوگا یہ بالکل اس کھانے کی طرح جس میں یہ نیت کی جائے کہ اس سے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری میں تقویت حاصل کرنی ہے، اوراسی طرح نیند سے ارادہ یہ ہو کہ وہ نشیط اورچست ہو کر عبادت کےلیے اٹھ سکے، اوراپنی بیوی اورلونڈی سے استمتاع اورفائدہ اس لیے حاصل کرتا ہے تاکہ اپنی نظر اورنفس کو حرام سے بچاسکے، اور بیوی کا حق پورا کرسکے، اوراسے نیک و صالح اولاد مل جائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان کا معنی بھی یہی ہے:

"اورتم میں سے کسی ایک کے ٹکڑے (شرمگاہ) میں بھی صدقہ ہے"

واللہ تعالی اعلم "انتہی

دیکھیں: شرح مسلم (77/11).

اورامام سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مباح اموراورعادات میں اگر انسان نیک نیت رکھے تو بندے کو اس کا اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اس کی انہوں نے جو دلیلیں دی ہیں ان میں سب سے بہتر اوراچھا استدلال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے ہے:

"اورہر آدمی کےلیے وہی ہے جواس نے نیت کی ہو"

اس لیے اگراس سے اللہ کے قرب کا مقصد ہو تو اس پر انسان کو اجروثواب حاصل ہوتا ہے، اوراگر وہ قرب کا مقصد نہ رکھے تو اسے کوئی ثواب حاصل نہیں ہوتا" انتہی

دیکھیں: شرح نسائی للسیوطی (19/1).

اوراس سلسلہ میں اہل علم کی جانب سے بہت ساری نقول موجود ہیں

مزید آپ سوال نمبر (69960) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

لیکن ہمارے سائل بھائی آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے مباحات میں اچھی اورقرب کی نیت کرنے کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے وہ بطوروجوب اورلازم نہیں؛ کیونکہ اگر یہ واجب اورلازم ہو تو مباح نہیں ہوگا، بلکہ وہ واجب ہوگا اوراس کے ترک کرنے پر انسان گنہگار ہوتا ہے

لیکن جس شخص کا کسی کام کو سرانجام دینے میں مقصد صرف اپنی نفسی رغبت، یا اپنی شہوت یا حاجت وضرورت پوری کرنا ہو، یا مباح سے فائدہ حاصل کرنا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں جو وہ کررہا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ اسے علم ہو کہ وہ جو کررہا ہے اس کی شریعت نے رخصت اوراجازت دی ہے؛ لیکن جس طرح مجرد وہ عمل کرنے کا اس پر کوئی گناہ نہیں اسی طرح اس کو مجرد وہ عمل کرنے کا کوئی اجروثواب حاصل نہیں ہوگا

واللہ اعلم.

115574